سوال

رنا شرکا 831 ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

شہر میں ایک ایسا پتھر ہے جس میں لوگوں کے کہنے کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے نشان ہیں لوگ یہاں آتے ہیں اسے چھوتے ہیں چومتے اور تبرک حاصل کرتے ہیں اور اپنی ضروریات مانگتے ہیں۔ کیا واقعی اس پتھر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے نشان ہیں؟ کیا اس سے تبرک ح

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسلمانوں کو جس چیز نے تباہ برباد کر ڈالا وہ ان کا افراط و تفریط میں مبتلا ہونا ہے۔ بعض افراط کا شکار ہیں اور ان کا عقیدہ اس قدر کمزور ہوتا ہے کہ خرافات پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔ پتھروں اور آثار قدیمہ سے تبرک حاصل کرتے ہیں جس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اور بعض مسلمان تفریط کا شکار ہیں کہ عقیدہ اور غیبقت یہ ہے کہ اسلام افراط و تفریط کے درمیان ایک دین وسط ہے۔ اسلام نے تمام قسم کے پتھروں سے تبرک حاصل کرنے کو باطل قرار دیا ہے۔ صرف حجر اسود اس حکوم سے مستثنیٰ ہے۔ چنانچہ وہ پتھر کی کوئی تاریخی حیثیت نہیں ہے۔ اس بات کی کوئی سند اور دلیل نہیں ہے کہ اس پتھر پر حضور صلی اللہ علیہ و

کہ اس پر واقعی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے نشان ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اپنی امت کو اس بات کا حکم نہیں دیا کہ وہ ان کے قدموں کے نشان کو لمس کریں۔ انہیں مقدس سمجھ کر ان سے تبرک حاصل کریں۔ اس کے برعکس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فعل سے منع فرمایا ہے۔ ح

تَخِذُوا قَبرِي عِيدًا"

قبر کو تم جشن کی جگہ مت بناؤ''

سری حدیث ہے:

تخذوا قبري وثناً يعبد"

بت کی مانند نہ بناؤ جس کی پوجا کی جائے۔''

ام رضوان اللہ عنھم اجمعین نے بھی اسی سنت پر ہمیشہ عمل کیا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رضوان کے اس مشہور درخت کو کٹوا ڈالا تھا جس کے نیچے مسلمانوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر بیعت کی تھی۔ اس لیے کہ انھوں نے دیکھا کہ لوگ اس درخت کے پاس تبرک حاصل کرنے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاوی یوسف القرضاوی]

حج اور عمرہ، جلد:1، صفحہ:202

محدث فتویٰ